

شذرات

آہ سردار محمد امین خاں کھوسو!!

ماہ دسمبر میں سندھ بلوچستان کے ممتاز سیاسی رہنما اور تحریک آزادی وطن کے عظیم رہبر سردار محمد امین خاں کھوسو کا انتقال ایک ایسا قومی المیہ ہے جو کبھی فراموش نہیں ہو سکتا۔ مرحوم کھوسو کی تعلیم علیگڑھ میں ہوئی۔ جیسے ہی انھوں نے وکالت کی تعلیم مکمل کی تو وطن میں آکر صحافت اور سیاست میں مشغول ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بلوچستان میں سامراجی حکومت کی طرف سے مظالم ڈھائے جاتے تھے۔ قبائلی سردار انگریز سامراج کی غلامی پر فریاد کیا کرتے تھے اور القاب حاصل کرتے رہتے تھے۔ عینی اس حالت میں جھل مگسی کے ایک نوجوان محب وطن سردار یوسف علی خان، بلوچوں کی اصلاح اور ان کو حقوق دلانے کے لیے اٹھے بلوچ کانفرنس بلائی اور اس کو کامیاب بنانے کے لیے تنگ و دو شروع کر دی۔ انگریز حکام کا اتنا رعب تھا کہ کسی سردار کو ان کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اچانک جبکہ آباد سندھ کے ایک چھوٹے گاؤں عزیز آباد سے سردار یوسف علی خان کی حمایت اور انگریز سامراج کے خلاف ایک باطل شکن آواز اٹھی جس نے قعر سامراج کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ آواز تھی سردار محمد امین خاں کھوسو کی۔ کھوسو مرحوم نے نواب یوسف علی خان کے غامض رفت و راجت اور راحت بازو بن کر

بلوچوں کی اصلاح اور وطن کی آزادی کے سلسلے میں زبردست تحریک چلائی۔ مگر افسوس کہ نواب یوسف علی خاں کوئٹہ کے زلزلہ میں حادثہ کا شکار ہو گئے۔

سندھ میں آزادی وطن کے کارواں کے پیشوا حضرت مولانا تاج محمود صاحب امرہٹی تھے۔ حضرت استاد مولانا عبید اللہ صاحب سندھی اپنے استاذ شیخ الہند کے ایماء سے افغانستان چلے گئے تھے۔ اس سفر کا سارا انتظام حضرت امرہٹی نے کیا تھا۔ سردار کھوسو صاحب حضرت امرہٹی کے بڑے معتقد تھے اور تحریک آزادی میں ان کی جماعت کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔ آگے چل کر سردار صاحب، کانگریس کے ٹکٹ پر سندھ اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہو گئے اور خان بہادر شہید اللہ بخش ادبانی۔ اے کو القاب پھر اکو وطن کی تحریک آزادی میں سرگرم رہنا کی حیثیت سے شامل کرنے کا بڑا سہرا کھوسو مرحوم کے سر پہ ہے۔ ان ہی کی کوشش سے اللہ بخش شہید نے اپنی فدا رت عظمیٰ کے دور میں حضرت استاد مولانا عبید اللہ سندھی کی ضمانت دے دی اور مولانا سندھی کو واپس سندھ آنے کی اجازت ملی۔ سردار محمد امین نے خات ایک شعلہ بیان مقرر اور زور قلم کے مالک تھے۔ عوام کی محبت میں اتنے بڑھ گئے کہ کچھ زمانہ تو مارکسزم کے بڑے حامی تھے۔ سندھ میں اکثر ہندو مسلم کامریڈوں کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی۔ لیکن مولانا عبید اللہ سندھی کی واپسی کے بعد جیسے ہی سردار صاحب کو مولانا سندھی کی زیارت نصیب ہوئی تو جملہ غیر اسلامی عقائد اور رجحانات سے تائب ہو کر مولانا سندھی کے سیاسی خیالات کے مبلغ بن گئے اور آخر دم تک اسی پر کار بند رہے۔ اس نظریہ میں اتنے پختہ تھے کہ گفتار کردار اور شکل و شبہات میں بھی وہ مولانا سندھی کے فیمل بن گئے تھے۔ حضرت مولانا سے ان کو اتنی محبت تھی کہ ان کا نام لے کر گریہ کرتے تھے اور سختی سے ان کے سیاسی خیالات اور عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ حضرت مولانا سندھی سے ان کی والہانہ محبت کا اندازہ ان کی اس تحریر سے کیا جاسکتا ہے :

”حضرت مولانا عبید اللہ سندھی کی مجھ غریب پر جو عنایت تھی اس کے

ثبوت میں ان کا ایک فقرہ درج کرتا ہوں۔ محمد بن قاسم ولی الشریعہ الجلیل
کالج کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے مولانا میرے کام کی تعریف میں
فرماتے ہیں :

”ہمارا پارٹی نظام سندھ اسمبلی میں نمودار ہوگا۔ ہمارا یہ کام بڑھ
رہا ہے مگر بہت آہستہ آہستہ۔“

حضرت مولانا کی آمد سے پہلے میری جو کیفیت تھی وہ باقی نہ رہ سکی تھی
وہداقت کے اس پیامبر کے دیکھنے کے بعد میری منم پرستیاں باقی نہ
رہ سکیں۔

بالابلند عشوہ گر سروناز من کوتاہ کرد قصداً زہد دلاز من
اب میں حضرت مولانا کی روح کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں
اور مسلمان مروتوں گا۔ کسی سیاسی گروہ، جماعت یا فرد کی تائید کی یا اس سے
سیاست سیکھنے کی اب مجھے ضرورت باقی نہیں رہی۔

سردار محمد امین خان ایک عجیب و غریب شخصیت کے مالک تھے۔ ایک طرف تو وہ
اپنے سیاسی معتقدات میں کسی بھی دوسرے زعمیم کی پیروی نہ کرتے تھے اور دوسری طرف
ان کی ذاتی دوستی کا یہ عالم تھا کہ جناب جی۔ ایم سید کو سندھ کا سید اعظم کہا کرتے تھے۔
اور جب کبھی لاہور جلتے تو مولانا مؤودی صاحب سے بھی ان کی ملاقاتیں ہوتیں۔
قائد اعظم جناب ذوالفقار علی خاں بھٹو کے بڑے مداح اور معاون تھے۔ جناب بھٹو بھی
ان کو چچا کہہ کر پکارتے تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم کا سندھ کے
اندھ رلقہ احباب نہایت وسیع تھا۔

مرحوم کا بہتر سال کی عمر میں کراچی میں انتقال ہوا اور لا ولد ہو کر فوت ہو گئے۔ رانا
ﷺ وَرَنَا الْکَبِیْرُ رَاجِعُوْنَ۔

اس المینہ سانحہ میں ہم مرحوم کے بھائی جناب نظام الدین کھوسو سے شریک غم ہیں اور
دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے اعتد و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔